© rasailojaraid.com

آغا شورش کشمیریؒ

قادیانیت اور برطانوی استعمار

۱۔ مرزائیت کی اصل بنیاد دین نہیں سیاست ہے۔ اس کا مطالعہ دینی اعتبار سے نہیں بلکہ سیاسی اعتبار سے کرنا چاہیے۔ ان سے مذہبی بحث چھیڑنا ہی غلط ہے۔ ان کا نفسیاتی تجزیہ کرنا چاہیے جیسا کہ علامہ اقبال کا خیال ہے۔

۲۔ اگر ہم سلطان ٹیپو کی شہادت ۱۷۹۹ء سے لے کر بہادر شاہ ظفر کی گرفتاری ۱۸۵۷ء تک کے احوال و وقائع پر نظر رکھیں تو ہمیں مرزا غلام احمد کی نبوت اور ان کے جانشینوں کی خلافت کے احوال و ظروف کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس کی نیو رکھنے میں بالواسطہ اور بلا واسطہ کون سے عوامل و محرکات کا ہاتھ شامل رہا ہے۔

۳۔ انگریزوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کے ہاتھ سے سلطنت لے کر محسوس کیا جیسا کہ سر ولیم میور لیفٹیننٹ گورنر یوپی نے کہا تھا کہ برطانوی عملداری کی راہ میں دو رکاوٹیں ہیں۔ ایک محمدؐ کی تلوار اور دوسرا محمدؐ کا قرآن۔ محمدؐ کی تلوار کو تنسیخ جہاد کے نظریہ سے توڑنا چاہا۔ بعض مذہبی فرقے اور ان کے فتاویٰ ممد ہوئے۔ لیکن انگریزوں کو مسلمانوں کی اجتماعی نفسیات سے اندازہ ہوا کہ مسلمان بالفاظ اقبال ایک ہی چیز سے متاثر ہوتے ہیں اور وہ ربانی سند ہے۔ مرزا غلام احمد نے یہ فرض بکمال انجام دیا۔ جہاد منسوخ کیا گویا اس طرح محمدؐ کی تلوار کے لیے نیام بنا چاہا۔ خود کو محمد کی مثل (خاکم بدہن) کہا اور اس طرح قرآن سے جہاد کی آیات ساقط کرنا چاہیں۔ نتیجۃً سرحد سے ملحق پنجاب کے قلب میں بیٹھ کر برطانوی شہنشاہیت کی غلامی کی لیے الہامی بنیاد قائم کی۔ فی الجملہ مرزائیت سیاسی دینیات کا درجہ رکھتی ہے۔

۴۔ مرزا صاحب نے یہی نہیں کیا بلکہ اس عمارت کی نیو اٹھانے کے لیے انہوں نے مسلمانوں کی ذہنی زمین کو ہموار کرنا چاہا۔ آب و ہوا کا رخ بدلا غرض وہ مسلمان جو ٹیپو کے جہاد میں شعلہ جوالہ ثابت ہوئے تھے، جنہوں نے سراج الدولہ کے وجود میں تلوار کی آبرو رکھی تھی، جو بہادر شاہ ظفر کے عہد میں جنگ آزادی کا جھنڈا لے کر اٹھے تھے، ان کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

باقیات سید احمد شہید کی تحریک اور اس کے برگ وبار جنگ امبیلہ کے نتائج واثرات' انبالہ' پٹنہ راج محل' مالوہ اور پٹنہ میں علماء کے پانچ مقدمات' علماء کا شوق جہاد وشہادت' سرحدی علاقے میں جہاد وغزا کی فراوانی ان تمام واقعات نے مرزا غلام احمد کے وجود کو برطانوی مصالح ومقاصد کی خاک سے اٹھایا اور وہ مسلمانوں کے مزاج کا رخ بدلنے میں منہمک ہو گئے۔

مرزا غلام احمد کی خصوصیات

انہوں نے مسلمانوں کو فضول مذہبی مباحث میں الجھا دیا مثلاً"

(الف) برطانوی فاتحوں سے ہٹا کر برطانوی پادریوں سے الجھا دیا جس سے تلوار کی جگہ زبان نے لے لی اور جہاد کی امنگ سرد پڑ گئی۔ ذہنی زاویے بدل گئے۔

(ب) آریہ سماجیوں سے اس طرز کے مناظروں کی نیو رکھی کہ دشنام کے جواب میں دشنام کا جھگڑ اٹھا اور مرزا صاحب کے جواب میں ستیارتھ پرکاش کے اس باب کا اضافہ ہوا جس میں قرآن وسنت ورسالت پر سب وشتم کیا گیا۔

(ج) خلافت کے تصور پر بحثیں ہونے لگیں کہ یہ ایک مذہبی ادارے کو مستلزم ہے یا کسی اسلامی ریاست کا فرمانروا' ان مسلمانوں کا بھی خلیفہ ہو سکتا ہے جو اس کی فرمانروائی کے علاقہ میں آباد نہ ہوں' حکومت غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہو اور وہ اس کی رعایا ہوں۔

(د) ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام

(ہ) اولی الامر منکم کی شرحیں

(و) احادیث میں مہدی کے ورود کی پیش گوئی کا مطلب اور نوعیت

اس فضا کے پیدا ہوتے ہی انگریزوں کو استحکام سلطنت کا موقع مل گیا۔ مسلمانوں کے فکر وعمل کا میدان بدل گیا اور یہ ایک ایسی خدمت تھی جس کے نتائج واثرات ایک پر اسرار وحیرت انگیز تاریخی دستاویز کا درجہ رکھتے تھے جس سے برطانوی عہد میں مسلمانوں کی ذہنی ویرانی اور قومی بربادی کا پورا نقشہ معلوم ہو سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com